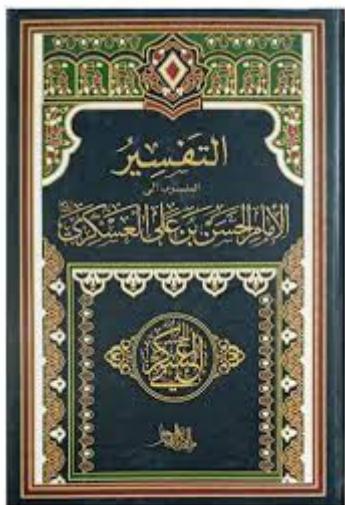


تفسیر امام حسن عسکری (کتاب)

<"xml encoding="UTF-8?>



تفسیر امام حسن عسکری (کتاب)

تفسیر امام حسن عسکری امامیہ کی روائی تفاسیر میں سے ہے جو تیسرا صدی ہجری میں لکھی گئی۔ اس میں بعض آیات کی تاویل بیان ہوئی اور اکثر پیامبرؐ و ائمہ کے معجزات کی تاویل بیان کی گئی ہے۔ آیات کے اسباب نزول کی طرف کم توجہ کی گئی اگرچہ آیات کے مصادیق بیان ہوئے ہیں۔ صرف، نحو اور بلاغت جیسے ادبیات عرب کے علوم اس میں موجود نہیں ہیں۔ اس کتاب کی سند کے سلسلے سے ظاہر ہوتا ہے کہ چوتھی اور پانچویں صدی کے فقرہا و محدثین کے درمیان اس تفسیر سے مطالب نقل کئے جاتے تھے۔ یہ تفسیر سورہ بقرہ کی 282ویں آیت کے آخر تک موجود ہے۔

خصوصیات

یہ تفسیر قرآن کے فضائل سے متعلق روایات، تأویل اور آداب قرائت قرآن سے شروع ہوتی ہے نیز فضائل اہل بیت[1] اور دشمنان اہل بیت کے معایب[2] پر مشتمل احادیث سے تسلسل جاری ہے۔ سیرت نبوی خاص طور پر مناسبات پیامبر اسلامؐ اور یہود سے متعلق متعدد ابحاث مذکور ہیں۔[3] مجموعی طور پر اس تفسیر میں 379 حدیثیں منقول ہوئی ہیں۔ حجم کے لحاظ سے اکثر و بیشتر روایات اس طرح طولانی اور مفصل ہیں کہ چند صفحات پر مذکور ہیں اسی وجہ سے ان میں بعض مقامات پر یہ روایات حدیثی خد و خال سے باہر نکل گئی ہیں۔ بعض روایات میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

یہ تفسیر بعض آیات کی تاویل پر مشتمل ہے اور اکثر معجزات پیامبرؐ اور ائمہ کے معجزات کی تاویلیں بیان کرتی ہے۔[4] اس تفسیر میں آیات کے اسباب نزول کی طرف کم توجہ کی گئی ہے۔ ادبیات عرب کے علوم کی طرف اس تفسیر میں توجہ نہیں کی گئی۔[5]

اکثر آیات کی تفسیر آیت کے مفہوم کی شرح و توضیح سے شروع ہوتی ہے پھر معصومینؐ سے منقول روایات آیات کی تفسیر میں بیان ہوئی ہیں۔ بعض مقامات پر آیت کی تفسیر شان نزول کی روایات سے مخلوط ہیں۔[6] شیعہ،[7] رافضی،[8] تقیہ،[9] صحابہ کے فضائل اور خبّاب بن ارٹ اور عمار بن یاسر،[10] کی مانند کچھ عناؤں ہیں جو آیات کی تفسیر کے حاشیے پر ذکر ہوئے ہیں۔ شجرہ منوعہ[11] سے شجرہ علم محمدؐ اور اہل بیت[12] کے فرق جیسے تفسیری نکات اس تفسیر کی خصوصیات میں سے ہیں۔

سند کتاب

اس کتاب کی سند کے سلسلے سے ظاہر ہوتا ہے کہ چوتھی اور پانچویں صدی میں قم کے فقرہا اور محدثین کے درمیان اس تفسیر سے مطالب نقل کئے جانے کا رواج تھا۔[13] خطیب اور مشہور مفسر جرجانی محمد بن قاسم استر آبادی جو شاید تفسیر تدوین کرنے والا ہو، نے اس تفسیر کے دو روایوں یعنی ابو الحسن علی بن محمد بن سیار (یسار؟) اور ابو یعقوب یوسف بن محمد بن زیاد سے اس تفسیر کے مطالب نقل کئے ہیں۔

تفسیر کے مختصر مقدمے میں ان دونوں سے منقول ہے کہ حسن بن زید کی قدرت کے زمانے میں اپنے وطن سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے اور ہم امام حسن عسکری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ [14] اس لحاظ سے انکے سامرا میں پہنچنے کی تاریخ 254 کے بعد کی ہونی چاہئے چونکہ یہ سال امام کی امامت کے آغاز کا سال تھا۔

پھر کہتے ہیں کہ اس تفسیر کا متن امام نے ہمیں سات سال میں املا کروایا۔ [15] جبکہ 260 قمری امام کی شہادت کا ذکر نہیں آیا ہے۔ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ امام کی شہادت کے بعد یہ دونوں اپنے وطن واپس لوٹ گئے۔

اعتبار کتاب

موافقین

اس تفسیر کے قدیمی ہونے کے باوجود اس کی وثاقت علمائے امامیہ کے درمیان محل اختلاف ہے۔ شیخ صدوq (متوفی 381ھ) نے اس کتاب سے اکثر مطالب اپنی کتابوں میں نقل کئے ہیں۔ اگرچہ اس کتاب کی وثاقت و عدم وثاقت کے متعلق کوئی بات نہیں کی ہے۔ البته شیخ صدوq نے اس تفسیر کا متن کسی واسطے کے بغیر استر آبادی سے ذکر کیا ہے۔ نیز اپنی فتاوا کی کتاب من لا يحضره الفقيه [16] اس بات کی جانب اشارہ کیا کیا ہے جو کچھ اس نے اس کتاب میں نقل کیا ہے اس کے نزدیک وہ صحیح ہے اور اس میں مذکور روایات معتبر اور مشہور کتب سے حاصل کیا ہے۔

اسی طرح باب تلبیہ میں استر آبادی سے حدیث نقل کی ہے اور آخر میں کہا: باقی کتاب تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ [17] اس بنا پر اگر شیخ صدوq خود اس تفسیر کو تدوین کرنے والے نہیں تو احتمال ہے کہ وہ اسے تہذیب کرنے والے ہیں۔ اس احتمال کے درست ہونے کی مؤید نجاشی متوفی 450 [18] کی یہ بات ہے کہ وہ شیخ صدوq کے آثار میں دو اثر تفسیری: تفسیر القرآن و مختصر تفسیر القرآن ذکر کرتا ہے۔

اس نظریے کا دوسرا شاہد یہ ہے کہ شیخ صدوq اسی روایت کو اسی سند کے ساتھ کتاب التوحید [19] میں ذکر کرتے ہیں۔ نیز روایت کے آخر میں شیخ صدوq کہتے ہیں کہ اس حدیث کا کامل متن اپنی تفسیر میں لے کر آئے ہیں۔ [20]

مخالفین

سب سے پہلے جس شخصیت نے اس کتاب پر تنقید کی وہ احمد بن حسین بن عبیداللہ غضائی ہیں جو ابن غضائی کے نام سے شہرت رکھتے ہیں۔ اس نے الضعفاء میں محمد بن قاسم استر آبادی کو ایک ضعیف اور کذاب شخص کہا ہے نیز کہا کہ سلسلہ سند میں دو افراد جو اپنے باپ سے اور وہ امام حسن عسکری سے نقل کرتے ہیں، مجہول ہیں۔

ابن غضائی تفسیر کو موضوع اور جعلی سمجھتے ہیں اس کے وضع کرنے والے کا نام سهل بن احمد بن عبد اللہ دیباجی (متوفی 380ھ) ذکر کیا ہے۔ [21]

اس تفسیر کو معتبر جانے والوں نے ابن غضائی کی کلام کے رد میں دلائل ذکر کئے ہیں مثلاً ابن غضائی کی طرف اس کتاب الضعفاء کی نسبت میں تردید ہے [22] نیز تفسیر کے متن کے مطابق، ابن سیار اور ابو یعقوب تفسیر کے متن کو کسی واسطے کے بغیر امام سے نقل کیا ہے۔ اسی طرح تفسیر میں صراحة موجود ہے کہ ان

دونوں کے والد کچھ مدت سامرا میں سکونت اختیار کرنے کے بعد اپنے شہر واپس لوٹ گئے۔[23] نیز کتاب کی اسناد میں دونوں کے باپ کا تذکرہ نہیں ہے۔[24]

پس اس بنا بعض روایات میں ان دونوں کے باپوں کا تذکرہ کتابت کی غلطی ہے۔[25] لیکن یہ بات قابل قبول نہیں ہے کیونکہ ابن سیار اور ابو یعقوب کے باپوں کا نام شیخ صدوq کے اکثر آثار میں اس تفسیر سے نقل کردہ روایات میں آیا ہے۔[26]

سہل بن احمد کے متعلق نجاشی نے کسی قسم کا کوئی عیب و نقص ذکر نہیں کیا۔[27] نیز خطیب بغدادی[28] نے صرف اس کے تشیع ہونے کا ذکر کیا اور شیخ مفید کے اس پر نماز جنازہ ادا کرنے کا ذکر کیا۔ یہ اس کی جلالت پر دلالت کرتا ہے۔

نکتہ جالب کہ جو توجہ کا باعث ہے وہ یہ ہے کہ اسی سلسلہ سند میں ابن غضائی کے باپ کا نام آنا متداول ہے۔[29]

بعض نے کہا ہے کہ اس تفسیر کی روایت میں شیخ صدوq کے طرق متعدد ہیں کیونکہ بعض جگہوں پر وہ اپنی تفسیر میں محمد بن قاسم استر آبادی کے بجائے محمد بن علی استر آبادی کا نام ذکر کرتے ہیں۔[30] البتہ یہ بھی بعید نہیں کہ یہ دونوں ایک ہی ہوں کیونکہ جد کا نام باپ کی جگہ پر استعمال ہونا رائج تھا۔

اسی طرح ذکر ہوا ہے کہ حسن بن خالد برقی نے امام حسن عسکری کی املا کروائی ہوئی 120 اجزاء میں تفسیر لکھی تھی،[31] لیکن دوسری جانب شیخ طوسی (متوفی 460ھ) حسن بن خالد برقی کو ان افراد میں قرار دیتے ہیں جنہوں نے ائمہ کو درک نہیں کیا تھا اور یہ واسطے کے ساتھ امام سے روایت نقل کرتے تھے۔ محدث نوری (متوفی 1320ھ)،[32] ابن شهرآشوب متوفی (588ھ) سے استناد کرتے ہوئے قطعی طور پر برقی کی تفسیر کو ایک اور طریق کی بنا پر متن تفسیر امام عسکری سمجھتے ہیں۔ لیکن اس قول کے قبول نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس تفسیر کی کوئی روایت ایسی نہیں ہے کہ جس میں برقی کا نام آیا ہو۔

اسی طرح آقا بزرگ تبرانی[34] نے اشارہ کیا ہے کہ امام عسکری سے ابن شهرآشوب کی مراد امام ہادی علیہ السلام ہیں اور حسن بن خالد کا امام حسن عسکری کے راویوں میں ہونا ناممکن ہے۔[35]

سید عبد العزیز طباطبائی (متوفی قم ہمن 1374ھ) کے کتابخانے کی خطی نسخوں کی فہرست اور فیلموں میں تفسیر کے عنوان سے تین کتابیں ابو علی حسن بن خالد برقی نام سے ذکر ہیں۔[36] لیکن مقالہ لکھنے والے کے لائبریری میں مراجعہ سے معلوم ہوا کہ وہ یہی تفسیر امام حسن عسکری ہی اور متداول سند والی ہی تفاسیر ہیں اور کم سے کم ان نسخوں میں برقی سے منسوب ہونے پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔

ناقلین کتاب

شیخ صدوq کے بعد ابو منصور احمد بن علی طبرسی نے کتاب احتجاج میں اپنی کتاب کے منابع میں تفسیر امام حسن عسکری کا ذکر کیا ہے لیکن اس کتاب کے غیر مشہور ہونے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کتاب کی سند کو مکمل ذکر کیا ہے۔[37]

سعید بن ہبہ اللہ راوندی [38] نے بھی اس تفسیر کا نام لئے بغیر اس سے مطلب نقل کیا ہے۔ ابن شهر آشوب نیز اس تفسیر کا نام لے کر سند کے ذکر کے بغیر مطلب نقل کرتا ہے۔[39]

عبد الجلیل قزوینی نے 560 ھ میں کتاب النقض لکھی۔ اس میں شیعہ مشہور تفاسیر میں تفسیر امام حسن عسکریؑ کی طرف اشارہ کرتا ہے لیکن چونکہ اس سے کوئی مطلب ذکر نہیں کرتا لہذا اس بنا پر حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا اس سے مقصود یہی تفسیر امام حسن عسکری ہے۔[40]

ترجمہ

اس تفسیر کا قدیم ترین فارسی ترجمہ آثار الاخیار نام سے ہے جسے ابو الحسن علی بن حسن زوارہ (متوفی 984) نے کیا جس میں متن بھی اس کے ہمراہ موجود ہے۔[41] قدرت اللہ حسینی شاہ مرادی نے اس تفسیر کی سورہ فاتحہ کتاب از امام حسن عسکریؑ فارسی میں کیا اور اس کے بارے میں تحقیق (تهران 1404) سے ایک مبسوط مقدمے کے ساتھ چھاپا جس میں اس تفسیر کی وثاقت کو ثابت کیا ہے۔

سید شریف حسین بھریلوی (متوفی 1361 ھ) نے اس تفسیر کو اردو زبان میں ترجمہ کیا اور آثار حیدریہ کے نام سے اسے چھپوا۔[42] اس تفسیر کا عربی متن چند مرتبہ چاپ ہوا۔[43] یہ کتاب چھ نسخوں کی مطابقت کے ساتھ سید محمد باقر ابطحی نے 1409 میں قم سے چھپوا۔

حوالہ جات

رجوع کریں: حدیث سدالابواب، ص ۱۷
تفسیر امام عسکریؑ، ص ۴۷.

تفسیر امام عسکریؑ، ص ۱۶۱-۱۶۳، ۱۹۰-۱۹۲، ۴۰۶-۴۰۷.

رک: ص ۴۲۹-۴۴۱، ۴۹۷-۵۰۰.

رضوی، ص ۳۱۳.

رضوی، ص ۴۷۷-۴۷۹.

رضوی، ص ۳۰۷-۳۱۰.

رضوی، ص ۳۱۰-۳۱۱.

رضوی، ص ۳۲۰-۳۲۴.

رضوی، ص ۶۲۴-۶۲۵.

بقرہ، ۳۵.

رضوی، ص ۲۲۱-۲۲۲.

تفسیر امام عسکریؑ، ص ۷-۸.

التفسیر المنسوب الى الامام ابی محمد الحسن بن علی العسكري، ص ۹-۱۰؛ قس ابن جوزی، ج ۱۲، ص ۷۲؛ آقا بزرگ طهرانی، الذریعه الى تصانیف الشیعه، ج ۲، ص ۲۸۶-۲۸۸.

التفسیر المنسوب الى الامام ابی محمد الحسن بن علی العسكري ، ص ۱۲

من لا يحضره الفقيه، ج ۱، ص ۳،

من لا يحضره الفقيه، ج ۲، ص ۲۱۱-۲۱۲

نجاشی ص ٣٩١-٣٩٢

صدوق، التوحید ص ٤٧

التفسیر المنسوب الى الامام ابی محمد الحسن بن علی العسكري ، ص ٥٠-٥٢
علامه حلّی، ص ٢٥٦-٢٥٧؛ آقا بزرگ طهرانی، ج ٢، ص ٢٨٨
آقا بزرگ طهرانی، ج ٢، ص ٢٨٨-٢٨٩

تفسير امام عسکری ص ١٢

تفسير امام عسکری ص ٩

آقا بزرگ طهرانی ، ج ٤، ص ٢٩٢

من لا يحضره الفقيه ١٣٦١ ش ، ص ٢٢، ٣٣

نجاشی ص ١٨٦

خطیب بغدادی ج ٩، ص ١٢٢

مجلسي، ج ١٥٥، ص ٧٨

صدوق، ١٣١٧، ص ٢٢٠؛ آقا بزرگ طهرانی ، ج ٢، ص ٢٨٦

ابن شهرآشوب، معلم الاعلام، ص ٣٢

طوسی، ص ٤٦٢

نوری ج ٥، ص ١٨٨

آقا بزرگ طهرانی ج ٣، ص ٢٨٣-٢٨٥

تسنی، ج ٣، ص ٢٢٨

طیار مراغی، ص ١٤٤٥، ١٤٣٦، ١٤٨٩

طبرسی ج ١، ص ٦-٨

راوندی ج ٢، ص ٥١٩-٥٢١

ابن شهرآشوب ، ج ١، ص ٩٢

عبد الجليل قزوینی ص ٢١٢، ٢٨٥

بكائی ، ج ١، ص ٢

بكائی ، ج ١، ص ٣

آقا بزرگ طهرانی، ج ٣، ص ٣٩٢؛ بكائی، ج ٥، ص ١٩٥٣

منابع

صدقو، علی بن محمد بن بابویه، الامالی ، قم ١٣١٧ .

صدقو، علی بن محمد بن بابویه، التوحید، چاپ ہاشم حسینی طهرانی، قم، ١٣٥٧ ش.

صدقو، علی بن محمد بن بابویه، معانی الاخبار، چاپ علی اکبر غفاری، قم ١٣٦١ ش.

صدقو، علی بن محمد بن بابویه، من لا يحضره الفقيه ، قم ١٣١٣ .

ابن جوزی، المنتظم فی تاریخ الملوك و الامم، چاپ محمد عبد القادر عطا و مصطفی عبد القادر عطا، بیروت

. ١٤٩٢ / ١٩٩٢

ابن شهرآشوب، معلم الاعلام ، نجف ١٣٨٥ / ١٩٦١ .

- ابن شهر آشوب، مناقب آل ابی طالب، چاپ ہاشم رسولی محلاتی، قم بی تا.
- رضا استادی، رسالت اخیری حول التفسیر المنسوب الى الامام العسكري عليه السلام در الرسائل الاربعه عشرة، چاپ رضا استادی، قم: مؤسسه النشر الاسلامی، ۱۳۱۵.
- محمد حسن بکائی، کتابنامه بزرگ قرآن کریم، تهران ۱۳۷۲ ش.
- حسن بن علی، امام یازدیم، التفسیر المنسوب الى الامام ابی محمد الحسن بن علی العسكري، چاپ محمد باقر ابطحی، قم ۱۳۰۹.
- نگایی به تفسیر منسوب به امام حسن عسکری علیه السلام»، فصلنامه پژوهیش ہای قرآنی، ش ۵-۶، بهار و تابستان ۱۳۷۵.
- محمد کاظم بن عبد العظیم طباطبائی یزدی، العروة الوثقی، بیروت ۱۴۰۹.
- احمد بن علی طبرسی، الاحتجاج ، چاپ ابراهیم بھاری و محمد ہادی بھ ، قم ۱۳۱۳.
- محمد بن حسن طوسی، رجال الطوسي، نجف ۱۳۸۰/۱۹۶۱.
- محمود طیار مراغی، فهرست نسخه ہای عکسی و میکرو فیلم ہای کتابخانه محقق طباطبائی، در المحقق الطباطبائی فی ذکراه السنویه الاولی، ج ۳، قم: آل البيت، ۱۳۱۷.
- عبد الجلیل قزوینی، نقض، چاپ جلال الدین محدث ارمومی، تهران ۱۳۵۸ ش.
- حسن بن یوسف علامه حلّی، رجال العلامه الحلّی، چاپ محمد صادق بحر العلوم، نجف ۱۳۸۱/۱۹۷۱، چاپ افست قم ۱۳۰۲.
- سعید بن ہبة اللہ قطب راوندی، الخرائج و الجرائح ، قم ۱۳۰۹.
- احمد بن علی نجاشی، فهرست اسماء مصنّفی الشیعه المشتهر ب رجال النجاشی، چاپ موسوی شبیری زنجانی، قم ۱۳۰۷.
- حسین بن محمد تقی نوری، خاتمه مستدرک الوسائل ، قم ۱۳۲۰-۱۳۱۵.